السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری ایک بہو اپنی بہن کی بیٹی ہے اور دوسری بیگانی، میں دونوں کو دل وجان سے ایک سا سمجھتی ہوں۔ میرے سلوک کی زیادہ حق دار میری بہن کی بیٹی ہے یا میری بہو حقدار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((ثُمَّ أَدْنَاکَ فَأَدْنَاکَ))2 کی رو سے بھانجی بہو صرف بہو سے حقوق میں فائق ومقدم ہے زیادہ حق رکھتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف بہو کی زندگی اجیرن بنا دی جائے اور اس کے حقوق تک نہ ادا کیے جائیں اور قطع رحمی تک نوبت پہنچا دی جائے۔ ((فَأَعطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ)) [''ہر حق دار کو اس کا حق دے دو۔''] کو ملحوظ رکھا جائے۔ واللہ اعلم۔

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 1 میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری ماں۔ پھر تمہاری ماں،] پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔ پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو، پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو۔''[2

۱۵،۴،۱۴۲۴ھ

صحیح بخاری، کتاب الآداب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب بر الوالدین وأنھما أحق بہ۔ 2

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص791

محدث فتویٰ